سوال

(196) رسول اللہ ﷺ سے اپنے فرزند ابراہیم کی وفات کے تیسرے دن مروجہ فاتحہ ک؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرح متیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اپنے فرزند ابراہیم کی وفات کے تیسرے دن مروجہ فاتحہ کی طرح دودھ جو اور کھجوروں پر سورۃ فاتحہ اور اخلاص پڑھیں اوران کو تقسیم کردیا۔ حوالہ کتاب اوزجندی جو کہ ملا علی قاری رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے۔ کیا یہ کتاب واقعی ملا علی قاری رحمہ اللہ کی ہے اور کسی جگہ طبع بھی ہوئی ہے یا نہیں۔ اس کی صحت اور سقم میں محدثین اور فقہاء کی کیا تحقیق ہے۔ فاتحہ مروجہ کا وجود آئمہ اربعہ تابعین و تبع تابعین اور صحابہ کے زمانہ میں تھا یا نہیں۔ (ابوالحسنات علی محمد۔ مدرسہ فیض الاسلام صدر والہ لکھو (فیروزپور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ملا علی قاری رحمہ اللہ کی تصانیف میں کوئی کتاب اوزجندی نام کی نہیں ہے۔ نہ اوزجندی کہیں دیکھی گئی، یہ حوالہ غلط مشہور ہے۔ اور یہ واقعہ کہ حضور ﷺ نے حضرت ابراہیم کی وفات کے تیسرے دن یہ عمل کیا تھا صحیح نہیں ہے۔

(محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی) (الجواب حق : محمد شفیع عفی عنہ، مدرسہ عبدالرب دہلی)

اور فاتحہ مروجہ کا وجود قرون ثلثہ میں کہیں نہیں۔ اور نہ ائمہ اربعہ سے ثبوت ہے۔ ((اشفاق المنان غفرلہٗ)) (مدرسہ فتح پوری دہلی)

جواب صحیح ہے کہ فاتحہ مروجہ خصوصاً مذکورہ فی السوال حدیث نبوی سے ثابت نہیں۔ مفت خوروں نے ایسے افسانے بے سروپا کھانے پینے کے لیے بنا رکھے ہیں اور اس کو امر شرعی بنا کر لوگوں کو گمراہ کر رکھا ہے۔ اسی قسم کی رسموں کو بدعت کہا جاتا ہے۔ حدیث نبوی میں ہے : ((من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد)) (صحیح بخاری و مسلم) ''جو شخص ہمارے اس دین میں نئی چیز نکالے وہ مردود ہے۔ ''پس فاتحہ مروجہ مردود ہے۔ سلف صالحین صحابہ وتابعین وفقہاء مجتہدین وائمہ محدثین کے طریق کے بھی خلاف ہے۔

(راقم ابوسعید شرف الدین ناظم مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی ۱۶ رجب، ۱۳۶۵ھ)

جلد05ص354

محدث فتویٰ